الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فاتحہ کا طریقہ

(ثبوتِ فاتحہ اور آدابِ فاتحہ)

مؤلف

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین قادری نوری (سکھر والے) رحمۃ اللہ علیہ

(بانی جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر)

باہتمام: علامہ محمد یعقوب ترابی صاحب

ایم اے عربی۔ اسلامیات۔ بین الاقوامی تعلقات اور سیاسیات

بانی و پرنسپل خالد بن ولید انسٹیٹیوٹ (G-11، نیو کراچی)

ناشر: خالد بن ولید پبلشر (سیکٹر G-11 نیو کراچی)

رابطہ نمبر: 0310-2999178

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

فاتحہ کے دلائل و فضائل

حضور کے اُمّتی کو معلوم ہونا چاہیے کہ رجب میں امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ ہو یا شبرات کا حلوا، محرم کا کچھڑا ہو یا گیارھویں کا کھانا اسی طرح تیجہ ہو یا دسواں چہلم ہو یا برسی ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو شریعت میں جائز ہے۔ (موجود ہے) پس جس چیز کی اصل شرع شریف میں موجود ہے وہ بدعتِ قبیحہ وسیئہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اب اگر میت گناہگار ہے تو یہ ثواب اُس کیلئے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا۔ ورنہ باعثِ ترقی درجات اور ایصالِ ثواب کرنے والا خوشنودی حاصل کرے گا۔ جو یقیناً باعثِ حل مشکلات ہے۔

عباداتِ بدنی کا ایصالِ ثواب

عبادت بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ ﴿۱۰﴾

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے بحالتِ ایمان گزر چکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فَالْمَيِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا وَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ اِلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ (مشکوٰۃ شریف ص 206)

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی کی یا دوست کی طرف سے اُس کو دعا پہنچے اور جب اُس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ اُن کیلئے بخشش کی دعا مانگی جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَتْبَعُ الرَّجُلَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْحَسَنَاتِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اَنّٰی ھٰذَا؟ فَیُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ

(الادب المفرد للبخاری و شرح الصدور ص 127)

قیامت کے دن پہاڑوں جیسی نیکیاں انسان کے (اعمال سے) لاحق ہوں گی تو وہ کہے گا کہ یہ کہاں سے ہیں تو فرمایا جائے گا کہ یہ تمہاری اولاد کے استغفار کے سبب سے ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا:۔

فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ
(مشکوٰۃ ص 256)

تو وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب میرا درجہ کیونکر بلند ہوا؟ ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لئے دعائے بخشش مانگتا ہے اس کے سبب سے۔

اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کیلئے دعائے بخشش کی جائے تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگار کیلئے کی جائے تو اس سے سختی اور عذاب دور ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَاذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ
(شرح الصدور ص 128)

میری اُمّت اُمّتِ مرحومہ ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں سے پاک وصاف کر دے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔
(دارقطنی، درمختار بحث قرأت المیتہ باب الدفن شرح الصدور ص 130)

جو شخص قبروں پر گذرا اور اُس نے سورہ اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اُس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اُس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجرو ثواب ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَاقَرَأْتُ مِنْ کَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی۔ (شرح الصدور ص 130)

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑھ کر کہے کہ اے اللہ ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبروں والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیلئے سفارش کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ فَاقْرَؤُوْا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاجْعَلُوْا ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاِنَّهٗ یَصِلُ اِلَیْهِمْ (شرح الصدور ص 130)

کہ جب تم مقابر یعنی قبرستان جاؤ تو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھو اور ان کا ثواب اہل مقابر کو پہنچاؤ۔ کیونکہ وہ ان کو پہنچتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

یُسْتَحَبُّ لِزَائِرِ الْقُبُوْرِ اَنْ یَقْرَأَ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَیَدْعُوَ لَهُمْ عَقَبَهَا نَصَّ عَلَیْهِ الشَّافِعِیُّ وَاتَّفَقَ عَلَیْهِ الْاَصْحَابُ وَزَادَ فِیْ مَوْضَعٍ اٰخَرَ وَاِنْ خَتَمُوا الْقُرْاٰنَ عَلَی الْقَبْرِ کَانَ اَفْضَلَ۔ (شرح الصدور ص 130)

زائرِ قبور کیلئے مستحب یہ ہے کہ جتنا اس سے ہو سکے قرآن پڑھے اور اہلِ قبور کیلئے دعا کرے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر نص پیش کی ہے اور تمام شافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قبر پر قرآن شریف ختم کیا جائے تو اور بھی افضل ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاءِ کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی، اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے، جو اُنھوں نے قبروں والوں کو بھیجا ہے، میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَامَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ فِيْهِمَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ ثَوَابَهَا لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الضِّيَاءَ وَالنُّوْرَ وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُوْرَ فِي الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ قَالَ مَالِكٌ فَلَمْ اَزَلْ اَقْرَأُهُمَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِيْ يَقُوْلُ لِيْ يَامَالِكَ ابْنَ دِيْنَارٍ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بِعَدَدِ النُّوْرِ الَّذِيْ اَهْدَيْتَهٗ اِلٰى اُمَّتِيْ وَلَكَ ثَوَابُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِيْ وَبَنَى اللّٰهُ لَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ فِيْ قَصْرٍ يُقَالُ لَهُ الْمُنِيْفُ قُلْتُ وَمَا الْمُنِيْفُ؟ قَالَ الْمُطَّلُ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت پیدا فرمادی ہے۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب میں دیکھا، فرمایا۔ اے مالک بن دینار بیشک اللہ نے تجھ کو بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تو نے میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے۔ اور اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا ہے اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہلِ جنت بھی جھانکیں گے۔

(شرح الصدور ص 128)

میت کے لئے تسبیح وکلمہ پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر ان کو قبر میں اُتار کر اُن پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم ﷺ نے تکبیر وتسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللهُ عَنْهُ (مشکوٰۃ ۲۶)

تو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی ہماری تسبیح وتکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

اس حدیث سے حضور اکرم ﷺ وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا قبر پر تسبیح وتکبیر پڑھنا اوران کی تسبیح وتکبیر سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچنا اظہر من الشمس ہے اگر غور کیا جائے تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے کا مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں۔

حضرت جنیدؒ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہوگئی۔ (تحذیر الناس)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے۔

فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ)	تو کونسا صدقہ افضل ہے (جو ماں کے لئے کروں) فرمایا پانی۔ تو حضرت سعد نے کنواں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے

اس حدیث میں یہ بات نہایت ہی قابلِ غور ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی فرما رہے ہیں هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے بنوایا گیا ہے۔ اس سے صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ وخیرات کی جائے اگر اس صدقہ اور خیرات اور نیاز پر مجازی طور پر اس کا نام لیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ یہ سبیل حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے یا یہ کھانا یہ نیاز صحابہ کبار یا اہلِ بیت اطہار یا غوثِ اعظم یا خواجہ غریب نواز کیلئے ہے تو ہرگز ہرگز اس سبیل کا پانی اور وہ کھانا و نیاز وغیرہ حرام نہ ہوگا۔ ورنہ پھر یہ کہنا پڑھے گا کہ اس کنویں کا پانی حرام تھا حالانکہ اس کنویں کا پانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور بعد میں تابعین، تبع تابعین اور اہلِ مدینہ نے پیا کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ ان سب مقدس حضرات نے حرام پانی پیا تھا؟ معاذ اللہ کوئی مسلمان تو ایسا کہہ نہیں سکتا۔ جس کنویں کے پانی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے اس کنویں کے پانی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور صحابہ کرام کے نزدیک حلال و طیب ہے تو جس سبیل کے پانی کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے یا یہ نیاز وغیرہ فلاں کے لئے ہے تو وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حلال وطیب ہے۔

تیجہ، ساتہ، گیارہویں، چہلم، عرس، برسی کرنا

جب آپ نے مسئلہ ایصال ثواب کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے تو یہ بھی مان لیجئے کہ گیارہویں، کونڈے سبیل، تیجہ، ساتہ، چہلم اور برسی وغیرہ یہ سب ایصالِ ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن و

حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔تو اب اپ کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

میت پر تین دن خاص کر سوگ کیا جاتا ہے۔بزرگوں نے فرمایا تین دن سوگ کیا ہے اب اُٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد مل کر کچھ صدقہ کرو۔کچھ پڑھو اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچا کر اُٹھو۔اس کا نام سویم یا تیجہ مشہور ہو گیا چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"روز سویم کثرتِ ہجوم مردم اآں قدر بود کہ بیرون از حساب ست ہشتاد و یک کلام اللہ بشمار ا آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد کلمہ را حصر نیست" (ملفوظاتِ عزیزی 55)

(ترجمہ) تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے اکیاسی کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئے ہوں گے اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا۔

آدابِ فاتحہ

آداب فاتحہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہیئے فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی غرض سے نہ ہو بلکہ خالص اللہ کے واسطے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیونکہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بدرجہ مجبوری کسی پرہیزگار[1] مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود کو پسند ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو مثلاً حلوہ، مٹھائی، کھیر اور وہ چیز جس میں شکر پڑی ہوئی ہو کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں۔" اور قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ" ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو" اور اس سے زیادہ کونسی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے

جس جگہ فاتحہ دی جائے وہاں لوبان یا اگر بتی سلگائیں تو بہتر ہے۔ [1] اہلِ سنت و جماعت سے خریدیں۔کسی گستاخِ رسول سے ہرگز نہ خریدیں کیونکہ یہ پرہیز تو کیا مسلمان بھی نہیں ہوتے۔

مطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند فرمایا ہو اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت کو بھی پسند فرمایا ہے اور میٹھے نئے پھل، شہد، شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ اور حلیم وغیرہ ان میں سے کوئی ایک شے ہو یا سب ہوں بلکہ اُس شے کو مقدم کیا ہے جو اس کی پسند ہو جس کی فاتحہ یا نذر کرنا مقصود ہے۔

طریقہ فاتحہ

باوضو قبلہ رخ دوزانو بیٹھیں سامنے شیرینی حلال وطیب کمائی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا جُز ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔ پہلے درودِ غوثیہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۔تین بار۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ایک بار پڑھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع جہاں سے یاد ہو پڑھیں پھر مع بسم اللہ سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ ایک بار مع بسم اللہ سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ تین بار پھر مع بسم اللہ، سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ایک بار، پھر مع بسم اللہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ ایک بار، پھر مع بسم اللہ سورہ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ایک بار، پھر مع بسم الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
مع بسم اللہ ایک بار وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ
رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ[1] اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ اگر وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو درودِ تاج ایک بار ورنہ درو
غوثیہ تین بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بعدہٗ شجرہ منظوم ایک بار پڑھیں پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر بارگاہ الٰہی
میں یوں عرض کریں کہ اے اللہ اس تیرے عاجز بندے نے جو کچھ پڑھا ہے (نماز نفل۔ قرآن شریف شجرہ نعت شریف یا قصیدہ غوثیہ وغیرہ) اس میں جو بھول کر یا جان کر غلطیاں خامیاں پیدا ہوگئی ہوں ان کی معاف فرما اور اسکی اصلاح کی توفیق عنایت کر اور اسکو قبولیت کا درجہ عطا فرما شیرینی اور تلاوت کا اپنے فضل وکرم سے ثواب عنایت فرما۔ اس ثواب کو حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کرتا ہوں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء کرام کی خدمات میں اور خلفائے راشدین جملہ صحابہء کرام وجملہ اُمہات المومنین، شہدائے کربلا خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جملہ مشائخ سلسلۂ طریقت و اولیائے عظام و اہلِ بیت کرام خصوصاً حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آپکے والدین کریمین وتمام اہل سلسلہ کی خدمات ہیں اور خصوصاً حضور

---

[1] حضور کا نام اقدس جب بھی سنیں قُرّتُ عَیْنِی بِکَ یا رسول اللہ کہتے ہوئے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے آنکھوں سے لگائیں

غریب نواز خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اور جملہ مومنین و مومنات کی خدمات و نیز میرے والدین کرام و پیر و مرشد (خواہ زندہ ہی ہوں) کی خدمتِ عالی میں خصوصاً فلاں (اپنے اُس عزیز یا بزرگ کا نام لیں جس کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں) کی خدمت میں ثواب پیش کریں پھر مندرجہ بالا تمام بزرگوں کے طفیل رب سے اپنے واسطے نیک دعائیں قبول کرنے کی گزارش کریں خصوصاً ایمان پر خاتمہ کی دعا ضرور کیا کریں کیونکہ آئے دن نئے نئے فتنے اور نئے نئے مذاہب نمودار ہو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر نہیں لگتی ۔خدا محفوظ رکھے آمین

نوٹ: ۔عورت اور نا بالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح ادا کرنا ہے ورنہ بالغ مرد بھی خود نہ پڑھے کسی خاص سنی قاری سے پڑھائیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں ۔بے ادب اور گستاخ رسول سے فاتحہ نہ پڑھائیں کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ بد دعا بلکہ گالیاں تک دیکر منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور ہم مسلک دوستوں میں بیٹھ کر خوب مذاق بناتے ہیں لہٰذا تمام سنی حضرات خاص خیال رکھیں۔

فاتحہ کے دلائل و فضائل و ایصال ثواب و نیز حضور اقدس ﷺ کے اسم شریف پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ مصنف الحاج مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی ۔"منیر العین" مصنف مولانا احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

باہتمام: علامہ **محمد یعقوب ترابی** صاحب

بانی و پرنسپل خالد بن ولید انسٹیٹیوٹ (G-11، نیو کراچی)

(فاضل نوجوان جامعہ رضویہ شمس العلوم کراچی)

خلیفہ مجاز حضرت علامہ ڈاکٹر سید عبد الوہاب اکرم قادری صاحب

ایم اے عربی ۔اسلامیات ۔بین الاقوامی تعلقات اور سیاسیات

0310-2999178